سورة المائدة

آیات ۷۳ - ۸۱

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
ؕ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾
اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ
ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا
يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ
اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَ اللّٰهُ هُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَ لَا
تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ
السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ
عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ
مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ
اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

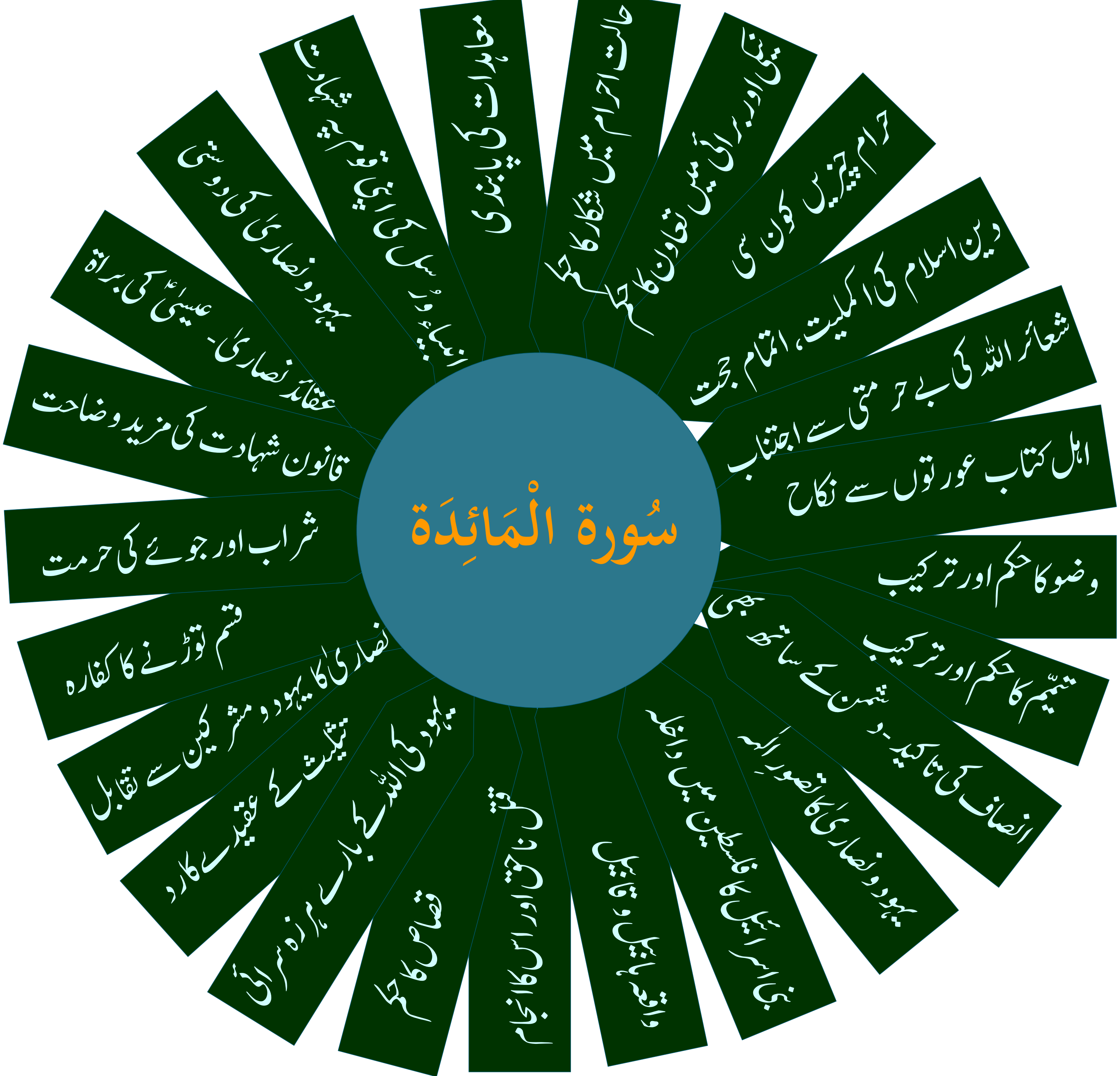

سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاء اور رسل کی اپنی قوم پہ شہادت

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ

لَقَدْ - یقیناً

كَفَرَ الَّذِيْنَ - کفر کر چکے وہ لوگ جنھوں نے

قَالُوْٓا - کہا

اِنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ تعالیٰ

ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ - تین کا تیسرا ہے

وَمَا - اور نہیں ہے

مِنْ اِلٰهٍ - کسی قسم کا کوئی الٰہ (معبود)

اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - سوائے واحد الٰہ کے

وَاِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهُوۡا عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۷۳﴾

وَاِنۡ - اور اگر

لَّمۡ يَنۡتَهُوۡا - نہ باز آئے یہ لوگ

عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ - اس سے جو یہ کہتے ہیں

عَمَّا = عَن + مَا

لَيَمَسَّنَّ - تو لازماً پہنچے گا (م س س)

مَسَّ يمَسُّ، مَسًّا ومَسيسًا سر پر آن پڑنا، سزا دینا، نقصان ہونا، چھونا

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - ان کو جنھوں نے کفر کیا

مِنۡهُمۡ - ان میں سے

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ - ایک دردناک عذاب

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٣

یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا ایک ہے، حالانکہ
ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اگر یہ لوگ اپنی اِن باتوں سے باز نہ آئے تو
ان میں سے جس جس نے کفر کیا ہے اُس کو دردناک سزا دی جائے گی

They do blaspheme who say: Allah is one of three in a Trinity: for there is no god except One Allah. If they desist not from their word (of blasphemy), verily a grievous penalty will befall the blasphemers among them

لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ‌ ۘ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ ؕ

نصاریٰ کا عقیدۂ تثلیث

- عقیدۂ تثلیث (Trinity) عیسائیت کا ایک بنیادی عقیدہ ہے، اسے "اقانیم ثلاثہ" کا عقیدہ بھی کہا جاتا ہے - اس عقیدے کے مطابق یہ تین اقانیم خدا (باپ)، مسیح (بیٹا) اور روح القدس پر مشتمل ہیں - یہ تینوں الگ الگ ہیں مگر ایک دوسرے سے جدا بھی نہیں، باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور روح القدس بھی خدا ہے، مگر یہ تین نہیں بلکہ ایک خدا ہے
- اسلام میں اس عقیدہ کو قرآن و حدیث میں شرک قرار دیا گیا ہے۔
- اسلام میں تثلیث کی کوئی گنجائش نہیں، قرآن کریم میں ایسی متعدد آیات ہیں جن میں اس عقیدے کی بھرپور نفی کی گئی ہے (4/171، 5/73، 5/116، 19/88-92....)
- یہاں ایک طرف تو یہ بات واضح کر دی گئی کہ عقیدہ تثلیث کفر ہے اور ایسے لوگوں کو اپنے اس کفر کے نتیجے میں ایک بڑا ہی دردناک عذاب پہنچ کر رہے گا۔ لیکن ساتھ یہ اعلان رحمت بھی کہ ایسے لوگوں کیلئے توبہ و اصلاح کا دروازہ کھلا ہوا ہے (اگلی آیت میں)

اَفَلَا يَتُوبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾

اَفَلَا - تو کیا نہیں (تو کیوں نہیں)

يَتُوبُوْنَ - یہ رجوع کرتے

اِلَى اللّٰهِ - اللہ کی طرف

وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ - اور معافی مانگتے اس سے

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ - بے انتہا معاف کرنے والا ہے

رَّحِيْمٌ - بہت رحم کرنے والا ہے

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾

پھر کیا یہ اللہ سے توبہ نہ کریں گے اور اس سے معافی نہ مانگیں
گے ؟ اللہ بہت درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے

Why turn they not to Allah, and seek His forgiveness?
For Allah is Oft-forgiving, Most Merciful.

محمد اقبال

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۗ

مَا - نہیں ہے

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ - مسیح مریم کا بیٹا

اِلَّا رَسُوْلٌ - مگر ایک رسول

قَدْ خَلَتْ - گزر چکے ہیں (خ ل و)

خَلَا يَخْلُوْ ، خُلُوًّا وخَلاءً تنہا ہونا، خالی ہونا، گذرنا

مِنْ قَبْلِهِ - اس سے پہلے

الرُّسُلُ - بہت سے رسول

وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ - اور ان کی والدہ صدیقہ (سچی) ہیں

كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾

كَانَا يَاْكُلٰنِ - وہ دونوں کھاتے تھے

الطَّعَامَ - کھانا

اُنْظُرْ كَيْفَ - (تو) دیکھو کیسے

نُبَيِّنُ لَهُمُ - ہم واضح کرتے ہیں ان کے لیے

الْاٰيٰتِ - نشانیاں

ثُمَّ انْظُرْ - پھر دیکھو

اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ - کہاں سے یہ پھیرے جاتے ہیں

أ ف ك

أَفَکَ يَأفِكُ ، اِفْكًا ... پھیرنا، جھوٹ بنانا اَلاِفکُ ہر وہ چیز جو اپنے صحیح رخ سے پھیر دی گئی ہو

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ
اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ
انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾

مسیح ابن مریمؑ اِس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا، اُس سے پہلے اور
بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے، اس کی ماں ایک راستباز عورت تھی،
اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھو ہم کس طرح ان کے سامنے حقیقت کی
نشانیاں واضح کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کدھر الٹے پھرے جاتے ہیں

Christ the son of Mary was no more than a messenger; many were the messengers that passed away before him. His mother was a woman of truth. They had both to eat their (daily) food. See how Allah doth make His signs clear to them; yet see in what ways they are deluded away from the truth!

محمد اقبال

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ

عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کی تردید

- عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسولوں میں سے بس ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بیشمار رسول گزر چکے ہیں، جس طرح وہ خدا کے رسول تھے اسی طرح یہ بھی خدا کے رسول تھے

1. وہ ایک عورت سے پیدا ہوئے، ان کا شجرہ موجود ہے، وہ انسانی جسم رکھتے تھے اور ان تمام اوصاف سے متصف تھے جو ایک انسان کا خاصہ ہیں - مزاج، کردار، دعوت، عبدیت، خشیت اور بشریت ان تمام خصوصیات میں وہ دوسرے رسولوں کی طرح تھے
2. ان کی ماں ایک راست باز خاتون تھیں یعنی وہ ایک خاتون کے بیٹے تھے حالانکہ اللہ کی صفت یہ ہے کہ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا ہے کیونکہ بیٹا ہونا فنا اور احتیاج کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ ایسی تمام کمزوریوں سے پاک ہے
3. ان کی والدہ بھی اور وہ بھی ایک انسان جیسی طبعی ضروریات رکھتے تھے (جیسے کھانا پینا...)

- اسی طرح کے الفاظ نبی اکرمؐ کے لیے بھی ... وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝76

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ - آپ کہئے کیا تم عبادت کرتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

مَا - اس کی جو

لَا يَمْلِكُ لَكُمْ - نہیں مالک ہے تمہارے لیے

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا - کسی نقصان کا اور نہ ہی کسی نفع کا

وَاللّٰهُ - اور اللہ

هُوَ السَّمِيْعُ - ہی خوب سننے والا ہے

الْعَلِيْمُ - خوب جاننے والا ہے

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

اِن سے کہو، کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُس کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہارے لیے نقصان کا اختیار رکھتا ہے نہ نفع کا؟ حالانکہ سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا تو اللہ ہی ہے

Say: "Will you worship, besides Allah, something which hath no power either to harm or benefit you? But Allah,- He it is that hears and knows all things."

محمد اقبال

قُلۡ اَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمۡلِكُ لَكُمۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا ؕ وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۷۶﴾

عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کی الوہیت کی تردید میں چوتھی دلیل

- عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ دونوں اپنے بھی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تھے
- یہود نے انہیں ایذائیں اور دکھ پہنچائے اور وہ ازخود ان کی مدافعت بھی نہ کر سکتے تھے
- مریم علیہ السلام پر انہوں نے زنا کا الزام لگایا اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی بھر درپے آزار رہے حتیٰ کہ حکومت سے ساز باز کر کے انہیں سولی پر چڑھوا دیا
- لیکن یہ دونوں نہ اپنے آپ کی مدافعت کر سکے نہ یہود کا کچھ بگاڑ سکے پھر کیا وہ اللہ یا الٰہ یا الوہیت میں شریک قرار دیئے جا سکتے ہیں؟
- اللہ اپنے بندوں کی پکاروں کو سنتا ہے۔ وہ بندوں کی عبادت کو دیکھتا ہے۔ وہ ان کے دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ ان کی اس پکار و عبادت کے پیچھے جو جذبہ ہے اس کا بھی اسے علم ہے یہی وجہ ہے کہ وہ نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے جبکہ یہ صفات اللہ کے سوا کسی میں نہیں اس لیے کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ

قُلْ - آپ کہئے

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ - اے اہل کتاب

لَا تَغْلُوْا - غلو (مبالغہ) نہ کرو (غ ل و)

غَلا ، يَغْلُو ، غُلُوٌّ و غَلَاءٌ حد سے گذرنا، مبالغہ کرنا

فِيْ دِيْنِكُمْ - اپنے دین میں

غَيْرَ الْحَقِّ - ناحق

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا - اور نہ پیروی کرو

اَهْوَآءَ قَوْمٍ - ایک ایسی قوم کی خواہشات کی

قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾

قَدْ ضَلُّوْا - جو یقیناً گمراہ ہو چکے

ضَلَّ یَضِلُّ ، ضَلاًّ.... گمراہ ہونا....

مِنْ قَبْلُ - اس سے پہلے

وَ اَضَلُّوْا - اور جنھوں نے گمراہ کیا

أَضَلَّ یُضِلُّ ، إضْلَالاً گمراہ کرنا .... (IV)

كَثِيْرًا - بہت (دوسروں) کو

وَّ ضَلُّوْا - اور گمراہ ہوئے

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ - سیدھے راستے سے

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓا۟ أَهْوَآءَ قَوْمٍ
قَدْ ضَلُّوا۟ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا۟ كَثِيرًا وَضَلُّوا۟ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ﴿٧٧﴾

کہو، اے اہل کتاب ! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور اُن لوگوں کے
تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ
کیا، اور "سَوَاءِ السَّبِيل" سے بھٹک گئے

Say: "O people of the Book! exceed not in your religion the bounds (of what is proper), trespassing beyond the truth, nor follow the vain desires of people who went wrong in times gone by,- who misled many, and strayed (themselves) from the even way.

محمد اقبال

قُلۡ یٰۤاَھۡلَ الۡکِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوۡۤا اَھۡوَآءَ قَوۡمٍ

یہود و نصاریٰ کی اصل بیماری "غلو"

- یہاں پہ اگرچہ خطاب عام اہل کتاب سے ہے لیکن اس کا رخ نصاریٰ ہی کی طرف ہے
- **غلو** کا مطلب ہے کسی چیز کو اس کی حد سے بڑھا دینا، مبالغہ کرنا، اعتدال کا راستہ چھوڑ دینا
- اسلام نے غلو اور مبالغے سے منع کیا ہے اور ہر معاملے میں راہ اعتدال اپنانے کی ترغیب دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ؛ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ**

"اے لوگو! دین میں غلو نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ یقیناً دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے" - سنن ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ و صحیح ابن حبان

- اللہ تعالیٰ نے اعتدال، توسط اور میانہ روی کی تلقین کی ہے اور ہمیں امتِ وسط اور میانہ روی اختیار کرنے والی امت بنایا اور اس کو خوب موکد کیا۔
- عقائد کا معاملہ ہو، عبادات کا ہو یا تہذیب و معاشرت کا، اسلام اعتدال کی روش پر چلنے کا حکم دیتا ہے اور غلو اور انتہا پسندی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ

- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ"
- بیشک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا (اور اس کی سختی نہ چل سکے گی) پس اپنے عمل میں پختگی اختیار کرو۔ اور جہاں تک ممکن ہو میانہ روی برتو اور خوش ہو جاؤ اور صبح، دوپہر اور شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو۔ صحیح بخاری
- یہود و نصاریٰ کو افراط و تفریط کی بیماری نے تباہ کیا ــ یہود تفریط کی بیماری سے سرکش ہو گئے اور نصاریٰ نے محبت اور عقیدت میں غلو کرکے رسول کو الوہیت کے درجہ دے دیا
- امت مسلمہ کو سبق ــ یہود و نصاریٰ کی تاریخ کے آئینہ میں ان کی بداعمالیوں کو سمجھ کر خود اس سے بچنے کی کوشش کرو اور اس بات کا اچھی طرح جائزہ لو کہ اس امت کے کسی طبقے نے سرکشی کا راستہ تو اختیار نہیں کر لیا یا اس امت کا کوئی طبقہ غلو کا شکار ہو کر بدعات و شرک کی وادی میں داخل تو نہیں ہو گیا۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

لُعِنَ - لعنت کی گئی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - ان لوگوں پر جنھوں نے کفر کیا

مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ - بنی اسرائیل میں سے

عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ - داؤدؑ کی زبان سے

وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ - اور عیسیٰؑ ابن مریم کی زبان سے

ذٰلِكَ بِمَا - یہ اس سبب سے کہ

عَصَوْا - انھوں نے نافرمانی کی

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ - اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے

لُعِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ
عِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ‌ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۷۸﴾

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی اُن پر داوٴدؑ اور
عیسیٰ ابن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہوگئے تھے اور
زیادتیاں کرنے لگے تھے

Curses were pronounced on those among the Children of Israel who rejected Faith, by the tongue of David and of Jesus the son of Mary: because they disobeyed and persisted in excesses.

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

یہود پر انبیاء کی لعنت

- بنی اسرائیل کے جس کردار کا مسلسل ذکر ہوتا رہا ہے اس پر ان کے انبیاء ان کو مسلسل لعن طعن کرتے رہے۔ یہاں ذکر صرف دو نبیوں کا کیا گیا لیکن تمام انبیاء نے ان پر لعنت کی
- Old Testament میں حضرت داؤد علیہ السلام کے حوالے سے اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں
- گوسپلز (New Testament) میں حضرت مسیح علیہ السلام کے تنقیدی فرمودات موجود ہیں جن میں وہ یہود کے علماء، احبار اور صوفیاء مخاطب سے ہیں کہ تم سانپوں کے سنپولیے ہو۔ تمہارا حال ان قبروں جیسا ہے جن کے اوپر تو سفیدی پھری ہوئی ہے، مگر اندر گلی سڑی ہڈیوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ تم نے اپنے اوپر صرف مذہبی لبادے اوڑھے ہوئے ہیں، لیکن تمہارے اندر خیانت بھری ہوئی ہے۔ تم مچھر چھانتے ہو اور سموچے اونٹ نگل جاتے ہو، یعنی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر تو زور دار بحثیں ہوتی ہیں جبکہ بڑے بڑے گناہ کھلے بندوں کرتے ہو۔ (مزید تفصیل کے لیے تدبر القرآن۔اس آیت کی تفسیر دیکھیں)

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

○ لعنت کے دو مفہوم ١۔ اللہ کی رحمت سے دوری، ٢۔اس بات کا اعلان کہ یہ قوم قبولیت حق سے پوری طرح محروم ہو چکی ہے، اب ان سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جا سکتی

بنی اسرائیل پر لعنت کی وجوہات

1. وہ اللہ کے احکام کے نافرمان تھے (قرآنِ کریم سے نافرمانی کی تین شکلیں)
   - ← اللہ کے احکام کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دینا
   - ← صریحاً انکار نہ کرنا لیکن چور دروازے استعمال کرکے اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال دینا
   - ← احکامِ حق سے انحراف نہ کرنا لیکن انبیاء ورسل کی سنت اور اسوہ سے اختلاف

فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ واخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ۔ البخاريُّ ومسلِمٌ

2. ان کا دوسرا جرم اور برائی جو ان کے لیے لعنت کا باعث ہوئی وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت نہ کرنے میں حد سے گذر جانا - بنی اسرائیل اس سلسلے میں یہاں تک پہنچ گئے کہ ان کے اندر یہ حد کے پار کرنے کا احساس بھی ختم ہو گیا

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

كَانُوْا - تھے

لَا يَتَنَاهَوْنَ - نہ روکتے ایک دوسرے کو

(ن ھ ی) نَهَى يَنهَى ، نَهْيًا روکنا، منع کرنا، باز رکھنا

عَنْ مُّنْكَرٍ - برائی سے

فَعَلُوْهُ - جو انھوں نے کیں

لَبِئْسَ - تو کتنا برا ہے

مَا - وہ جو

كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ - وہ لوگ کرتے تھے

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

٧٩

اُنہوں نے ایک دوسرے کو برے افعال کے ارتکاب سے روکنا
چھوڑ دیا تھا۔ برا طرزِ عمل تھا جو اُنہوں نے اختیار کیا

Nor did they (usually) forbid one another the iniquities which they committed: evil indeed were the deeds which they did.

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

لَا يَتَنَاهَوْنَ کے دو معنی

1. وہ لوگ ایک دوسرے کو برائی کرنے سے روکتے نہیں تھے۔ان کے اندر تبلیغ و دعوت کا سلسلہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جذبہ نہ صرف کہ سرد ہو گیا تھا بلکہ مر گیا تھا

2. اس قوم کا اجتماعی مزاج یہ بن گیا تھا کہ اگر انھیں کسی برائی سے روکا جاتا تھا تو برائی سے رکنے کا نام نہیں لیتے تھے

- اس سلسلے میں آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ بہت اہم ہے امتِ مسلمہ کی رہنمائی کے لیے۔ " بنی اسرائیل میں جب شروع شروع میں برائی کا آغاز ہوا تو ایک ایسی تعداد ان میں موجود تھی جو انھیں اس برائی کے ارتکاب سے روکتی تھی، لیکن ....

- کوئی قوم نیکی پر اس وقت تک قائم رہے گی، جب تک وہ خیر کی دعوت دیتے اور نہی عن المنکر کا فرض انجام دیتے رہیں گے لوگ برائی سے باز نہ آئیں تو وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ (ہم بائیکاٹ کر دیں گے اور ترک تعلق کر دیں گے اس آدمی سے جو تیرا قانون توڑے گا اور تیری نافرمانی کرے گا)

بنی اسرائیل پر لعنت کے اسباب

1. اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی
2. نافرمانی میں حد سے گزر جانا
3. ایک دوسرے کو برائی سے نہ روکنا اور اگر روکا جائے تو رکنے سے انکار کر دینا

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ.....

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ - آپ دیکھیں گے اکثر کو ان میں سے

يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - وہ دوستی کرتے ہیں ان سے جنھوں نے کفر کیا

لَبِئْسَ مَا - تو کتنا برا ہے وہ جو

قَدَّمَتْ - آگے بھیجا

لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ - ان کے لیے ان کے نفسوں نے

اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ - کہ غصہ کیا اللہ نے

وَفِي الْعَذَابِ - اور عذاب میں

هُمْ خٰلِدُوْنَ - وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں

سَخِطَ يَسْخَطُ ، سَخَطًا
غضبناک ہونا، ناراض ہونا

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ
لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

آج تم اُن میں بکثرت ایسے لوگ دیکھتے ہو جو (اہل ایمان کے مقابلہ میں)
کفار کی حمایت و رفاقت کرتے ہیں یقیناً بہت برا انجام ہے جس کی تیاری
اُن کے نفسوں نے اُن کے لیے کی ہے، اللہ اُن پر غضب ناک ہو گیا ہے اور
وہ دائمی عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں

You see many of them turning in friendship to the Unbelievers. Evil indeed are (the works) which their souls have sent forward before them (with the result), that Allah's wrath is on them, and in torment will they abide.

تَرٰی کَثِیۡرًا مِّنۡهُمۡ یَتَوَلَّوۡنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ لَبِئۡسَ مَا قَدَّمَتۡ لَهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ اَنۡ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ.....

- یہود کی زندگی کے طرز عمل نے ان میں جو ذوق پیدا کیا اور جس طرح کا مزاج ڈھالا اس کا نتیجہ ہے کہ وہ کافروں سے پیار کرتے ہیں۔
- اگرچہ وہ دعوے دار تو ہمیشہ مذہب کے رہے، لیکن زندگی کا رویہ ہمیشہ مذہب سے بغاوت پر مبنی رہا۔ اس سے جو ذوق تشکیل پایا، اس میں مذہب سے تعلق اور خدا پرستی مفقود
- اس کے نتیجے میں یقیناً ان کو وہ لوگ اچھے لگتے ہیں جو مذہب کے منکر اور خدا کے باغی ہیں جیسے مشرکین - کند ہم جنس باہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز
- ان کے ذوق اور مزاج کے بگاڑ کی انتہا یہ تھی کہ وہ مسلمانوں کے مقابلے میں کفار مکہ کو ترجیح دیتے تھے کہ وہ مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔
- اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَ الطَّاغُوۡتِ..... کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا، جن کو کتاب الٰہی کا ایک حصہ ملا اور وہ جبت اور طاغوت پر عقیدہ رکھتے ہیں اور کفار کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ایمان لانے والوں سے زیادہ ہدایت پر ہیں؟ یہی ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جن پر اللہ لعنت کر دے تو ان کا تم کوئی مددگار نہیں پا سکتے - ۴/۵۱

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَلَوْ كَانُوْا - اور اگر وہ ہوتے

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ - کہ ایمان لاتے اللہ پر اور ان نبی پر

وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ - اور اس پر جو اتارا گیا ان کی طرف

مَا اتَّخَذُوْهُمْ - (تو) نہ بناتے ان کو

اَوْلِيَآءَ - دوست

وَلٰكِنَّ - اور لیکن

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ - اکثر ان میں سے

فٰسِقُوْنَ - نافرمانی کرنے والے ہیں

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَ
لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

اگر فی الواقع یہ لوگ اللہ اور پیغمبرؐ اور اُس چیز کے ماننے والے ہوتے جو پیغمبر
پر نازل ہوئی تھی تو کبھی (اہل ایمان کے مقابلے میں) کافروں کو اپنا رفیق نہ
بناتے مگر ان میں سے تو بیشتر لوگ خدا کی اطاعت سے نکل چکے ہیں

If only they had believed in Allah, in the Prophet, and in what hath been revealed to him, never would they have taken them for friends and protectors, but most of them are rebellious wrong-doers.

محمد اقبال

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

- جو لوگ خدا اور نبی اور کتاب کے ماننے والے ہوتے ہیں انہیں فطرۃً مشرکین کے مقابلہ میں ان لوگوں کے ساتھ زیادہ ہمدردی ہوتی ہے جو مذہب میں خواہ ان سے اختلاف ہی رکھتے ہوں، مگر بہر حال انہی کی طرح خدا اور سلسلہ وحی و رسالت کو مانتے ہوں
- لیکن یہ یہودی عجیب قسم کے اہل کتاب ہیں کہ توحید اور شرک کی جنگ میں کھلم کھلا مشرکین کا ساتھ دے رہے ہیں، اقرار نبوت اور انکار نبوت کی لڑائی میں علانیہ ان کی ہمدردیاں منکرین نبوت کے ساتھ ہیں، اور پھر بھی وہ بلا کسی شرم و حیا کے یہ دعویٰ رکھتے ہیں کہ ہم خدا اور پیغمبروں اور کتابوں کے ماننے والے ہیں۔
- ان کے ایمان و عمل کے دعوے اور نبی اور کتاب کے تذکرے، سب بے کار ہیں۔ اس لیے کہ ان کا ماننا، صرف زبان سے ماننا ہے، حقیقت میں ان کی اکثریت ہمیشہ باغیوں پر مشتمل رہی ہے اور ان کے تاریخی تعامل نے اب ان کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ صرف یہی نہیں کہ یہ مسلمانوں کی بجائے غیر مسلموں سے دوستی کا تعلق رکھنا پسند کرتے ہیں